بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمازِ جنازہ سے پہلے اذان دینے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نمازِ جنازہ سے پہلے اذان دینا شرعاً جائز ہے؟

جواب

نمازِ جنازہ سے پہلے نہ اذان ہے، نہ اقامت، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، تابعین اور ائمۂ مجتہدین سے نمازِ جنازہ سے پہلے اذان یا اقامت دینا ثابت نہیں، اور زمانہ رسالت سے لے کر آج تک اسی پر عمل جاری ہے، کہ نماز جنازہ کے لیے اذان نہیں دی جاتی، لہٰذا نمازِ جنازہ سے پہلے اذان یا اقامت نہیں کہی جائے گی، بلکہ جب لوگ جمع ہوجائیں تو بلا اذان و اقامت نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے "الأذان سنة لأداء المكتوبات بالجماعة. كذا في فتاوى قاضي خان وقيل: إنه واجب والصحيح أنه سنة مؤكدة۔۔۔وليس لغير الصلوات الخمس والجمعة نحو السنن والوتر والتطوعات والتراويح والعيدين أذان ولا إقامة كذا في المحيط وكذا للمنذورة وصلاة الجنازة والاستسقاء والضحى والإفزاع" ترجمہ: اذان باجماعت ادا کی جانے والی فرض نمازوں کے لیے سنت ہے، جیسا کہ فتاویٰ قاضی خان میں مذکور ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اذان واجب ہے، لیکن صحیح اور راجح قول یہ ہے کہ اذان سنتِ مؤکدہ ہے۔ پانچ وقت کی فرض نمازوں اور جمعہ کے علاوہ دیگر نمازوں، مثلاً: سنت نمازیں، وتر، نفل نمازیں، تراویح، عیدین، ان میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت، جیسا کہ المحیط میں مذکور ہے۔ **اسی طرح منت والی نماز، نمازِ جنازہ، نمازِ استسقاء (بارش کی دعا کی نماز)، نمازِ ضحیٰ (چاشت)، اور نمازِ افزاع (خوف وہراس کے وقت پڑھی جانے والی نماز) کے لیے بھی نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔** (فتاوی عالمگیری، الباب الثانی فی الأذان، ج 01، ص 53، مطبوعہ: کوئٹہ)

شمس الائمہ علامہ سَرَخسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "(وليس لغير الصلوات الخمس والجمعة أذان ولا إقامة)... وكذلك توارثه الناس إلى يومنا هذا" ترجمہ: نمازِ پنجگانہ اور جمعہ کے علاوہ نمازوں کے لئے اذان واقامت شروع نہیں اور آج تک لوگوں میں یہی عمل چلتا آرہا ہے۔ (المبسوط، جلد 1، صفحہ 134، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان)

محی السنہ امام بغوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "ولا أذان ولا إقامة لشيء من الصلوات سوى الفرائض الخمس، لأنه لم يؤذن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لغيرها" ترجمہ: پانچ فرض نمازوں (اور جمعہ) کے علاوہ کسی بھی نماز کے لئے اذان و

اقامت نہیں، کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہری میں ان کے علاوہ کسی نماز کے لئے اذان نہیں دی گئی۔

(شرح السنۃ للبغوي، جلد2، صفحہ 311، مطبوعہ: بیروت)

صحابہ کرام اور ان کے بعد اہل علم تابعین و تبع تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا بھی یہی معمول تھا، چنانچہ امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "والعمل عليه عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم "ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام ان کے بعد اہلِ علم کا اسی پر عمل رہا ہے۔ (سننِ ترمذی، صفحہ 223، رقم الحدیث 532، دار ابن کثیر، دمشق)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5244

تاریخ اجراء: 16 صفر المظفر 1448ھ/01 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net